Regd: No. L 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

یوم یکشنبہ — فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۲۷ امان ۱۳۲۸ ہش | ۲۷ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۷۲

اخبار احمدیہ

۲۶۔ امان: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی علالت

مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:— "مکرم و محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کو گذشتہ شب نیند اچھی طرح آ گئی۔ آج دن میں بھی سکون رہا۔ آج شام کا ٹمپریچر ۲ء۹۹ ہے جب کہ پرسوں اسی وقت ۱۰۱ سے اوپر تھا۔ یہ تبدیلی خدا کے فضل سے خوش کن ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب کو کلی صحت عطا فرمائے اور آپ سب کو اپنے رب کے حضور تسبیحات شکر بجالانے کا موقعہ عطا فرمائے۔ کہ اُس نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ دعا گو حشمت اللہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۹ء

ولادت ۲۶ مارچ: مکرم جناب مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز مینیجر الفضل کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب چار لڑکیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب عمر با اقبال و خادم دین بنائے۔ آمین

گیہوں اور چاول کا کنٹرول ابھی کئی سال تک جاری رہیگا

ذخیرہ اندوزوں کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ روکا ہوا مال جلد سے جلد منڈیوں میں لے آئیں

لاہور ۲۶ مارچ: حکومت پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے آج کاموں کی میں چاول انجمن کے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کے پاس باہر سے منگوائے ہوئے اناج کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اس لئے ذخیرہ اندوزوں اور چور بازار میں مال فروخت کرنے والوں کو اپنا مال روک رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ تمام ذخیرہ اندوزوں کا اپنا مفاد اسی میں ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اناج منڈیوں میں لے آئیں حکومت کی احتیاطی تدابیر کی وجہ سے لوگ اپنے ذخیرے بیچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور قیمتیں دن بدن گرتی جا رہی ہیں۔ جو شخص ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ وہ قوم و ملک کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اناج وغیرہ کو روک کے رکھنا اسلامی احکامات کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور ویسے بھی یہ فعل انسانیت سے بہت بعید ہے

آپ نے مزید بتایا۔ کہ ابھی پاکستان میں گیہوں اور چاول کا کنٹرول کئی برس تک جاری رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ مغربی پنجاب کے زیادتی والے علاقوں سے اناج حاصل کر کے مغربی پاکستان کے کمی والے علاقوں میں پہنچائے۔

آج وزیر خوراک نے مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ اور مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر محکمہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کشمیری مہاجرین کو اناج مہیا کرنے کے متعلق گفت و شنید کی۔

— حیدرآباد (دکن) ۲۶ مارچ: اورنگ آباد کے سول منتظم نے ریڈیو پاکستان کی نشریات سننے کی عام ممانعت کر دی ہے۔

برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات

مرکزی حکومت کے صنعتی اور فنی ادارے کا معائنہ

لاہور ۲۶ مارچ:۔ آج صبح برطانیہ کے ایک سابق وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ مسٹر ایڈن آج صبح ہی پشاور سے لاہور پہنچے تھے۔ آج شام وہ انگلستان جانے کے لئے ایک خاص ہوائی جہاز میں کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان اور وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کریں گے۔

اقلیتوں کے بعض نمائندوں نے بھی آج گورنر جنرل سے ملاقات کی۔ مغربی پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اور پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے وفود بھی گورنر جنرل سے ملے

آج صبح ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل مرکزی حکومت کے صنعتی اور فنی ادارے کے معائنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس ادارے میں تربیت حاصل کرنے والوں میں پچاس فی صدی مہاجرین ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کو مفت ٹریننگ کے علاوہ ۱۵ روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ گورنر جنرل نے ٹریننگ سنٹر کے مختلف شعبوں کے معائنے کے بعد تمام تربیت حاصل کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ٹیکنیکل تعلیم کا حصول نہایت مفید اور کار آمد ہے۔ قوم کے نوجوانوں کی اس لحاظ سے تربیت کر کے یہ ادارہ قوم و ملک کی نہایت مفید خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

فرنٹیئر فورس رائفل کا صد سالہ جشن!

نوشہرہ ۲۶ مارچ:۔ آج یہاں ۱۲/ ۲ فرنٹیئر فورس رائفل نے اپنی زندگی کے سو سال پورے ہو جانے کی خوشی میں ایک خاص جشن کا آغاز کیا۔ یہ جشن تین روز تک جاری رہے گا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ پہلی بٹالین ہے۔ کہ جو اپنا صد سالہ جشن منا رہی ہے۔ اس موقع پر شاہ جارج نے اس بٹالین کے نام انگلستان سے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ جشن کا آغاز ایک رسمی پریڈ سے کیا گیا۔

حکومت پاکستان سے گفت و شنید کیلئے صلح کشمیر کمیشن کراچی پہنچ گئے

انتظامی امور کی سب کمیٹی نے گلگت کا دورہ ختم کر لیا!

کراچی ۲۶ مارچ:۔ اتحادی قوموں کے پاکستان و ہندوستان کمیشن کے صدر اور نائب صدر آج شام بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی سے کراچی پہنچے۔ کمیشن کے فوجی صلاح کار لفٹننٹ جنرل ڈلوائی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ اپنے دو روزہ قیام میں کمیشن کے یہ ممبران عارضی صلح سے متعلق امور کے بارے میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے بات چیت کریں گے۔

کمیشن کی ایک سب کمیٹی نے جو آزاد کشمیر کے انتظامی امور کا مطالعہ کر رہی ہے۔ کل گلگت میں وہاں کی عدالتوں ہسپتالوں ڈاکخانوں۔ پولیس لائن۔ سکاؤٹ ہیڈ کوارٹرز وغیرہ کا معائنہ کیا۔ گلگت کی وادی سے گزرتے ہوئے انہوں نے سول دفاتر کی ان عمارتوں کو بھی دیکھا۔ جنہیں ہندوستانی طیاروں کی بمباری سے شدید نقصان پہنچا تھا۔ ان میں ایک ہسپتال بھی شامل تھا۔ ممبران نے اس ہسپتال کا بھی معائنہ کیا ممبران ایک مڈل سکول میں بھی گئے۔ جہاں اساتذہ اور طلباء نے ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے طلباء سے بھی بعض باتیں دریافت کیں۔ گلگت ہیڈ کوارٹر اور بوائے سکاؤٹس کیمپ کو دیکھنے کے بعد ممبران آج راولپنڈی واپس پہنچ گئے۔

— ماسکو ۲۶ مارچ:۔ ماسکو میں چین کے سفیر فوبین چنگ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ انہوں نے چین کی نئی کابینہ میں وزیر خارجہ کا عہدہ قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ابھی ملنے والی پیشکش پر غور کر رہے ہیں۔

عالمگیر ڈاک و تار کانفرنس میں پاکستان کی شرکت

کراچی ۲۶ مارچ:۔ پاکستان نے عالمگیر ڈاک و تار کانفرنس میں شرکت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ کانفرنس ماہ مئی میں پیرس میں منعقد ہو گی۔ اس میں ڈاک و تار کی بین الاقوامی سروسوں میں عالمگیر رابطہ قائم کرنے کی ترکیبوں پر غور کیا جائے گا۔

اینگلو مصری مالی معاہدہ

قاہرہ ۲۶ مارچ:۔ برطانیہ اور مصر کے درمیان ایک تجارتی اور مالی معاہدے پر ۲۹ مارچ کو دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدے کی تمام تفصیلات پہلے ہی طے ہو چکی ہیں۔ (راسٹار)

چین کا کمیونسٹ دار الحکومت

فانکنگ ۲۶ مارچ:۔ کمیونسٹوں نے پیکنگ کو چین کا نیا دار الحکومت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیونسٹ ریڈیو کی ایک رپورٹ کے مطابق کمیونسٹ لیڈر ماؤ زے تنگ کل وہاں پہنچ بھی گئے ہیں۔ (راسٹار)

پاکستان کے ریاستی حکمرانوں سے خان قلات کی اپیل

کوئٹہ ۲۶ مارچ:۔ خان قلات نے جو چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کے ہمراہ ۲۹ مارچ کو نیو یارک جا رہے ہیں۔ ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی ریاستوں کے حکمرانوں سے اپیل کی کہ وہ کم از کم اپنا آدھا وقت اور آدھی قوت پاکستان کی خدمت میں صرف کریں۔ کیونکہ پاکستان کی فلاح و بہبود ہی میں ہی اُن کی اور انکے عوام کی فلاح مضمر ہے۔

خان قلات نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ وہ امریکہ سیر و تفریح کی غرض سے نہیں جا رہے ہیں۔ توقع ہے وہ مئی کے وسط تک یورپ اور مشرق وسطیٰ میں ٹھہرتے ہوئے واپس پاکستان پہنچ جائیں گے۔ (راسٹار)

آسام اور برما کی سرحد پر احتیاطی تدابیر

شیلانگ ۲۶ مارچ:۔ شمالی برما میں گڑبڑ کے پیش نظر آسام اور برما کی درمیانی سرحد پر ہندوستانی فوج کے مزید دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ نیز پولیس کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جماعتوں کو تنبیہ

چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار بہت سست رہی ہے

جماعتوں کو اپنے فرائض سمجھتے ہوئے فوری طور پر چندہ بھجوانا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار نہائت ہی افسوسناک ہے۔ اور جس نسبت سے یہ چندہ آ رہا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی سے کام لے رہی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں ان اخراجات کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ جو اس سال ربوہ میں جلسہ کے انعقاد کی وجہ سے جماعت پر پڑ رہے ہیں۔ اس طرح مہمانوں کی رہائش کے لئے جو عارضی مکانات بنائے جانے والے ہیں۔ ان اخراجات کا تخمینہ پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ ان عارضی مکانات کی تعمیر پر بیس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے۔ لیکن مجھے تعجب اور افسوس ہے کہ اس وقت تک صرف ۱۸½ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے۔ گویا مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو عارضی شیڈ بنائے جانے والے ہیں۔ ان پر جس خرچ کا اندازہ ہے۔ اس سے بھی ۱½ ہزار روپیہ کم آیا ہے۔ گزشتہ سالوں میں جماعت کے اندر یہ سستی نہیں پائی جاتی تھی۔ قادیان میں جب جلسہ ہوتا تھا۔ تو گو اس وقت بھی اخراجات کے مقابلہ میں آمد میں کسی قدر کمی رہتی تھی۔ مگر وہ کمی بہت تھوڑی ہوا کرتی تھی۔ اس وقت ۴۷۔۴۸ ہزار کے قریب چندہ ہوا کرتا تھا۔ اور ۶۰ ہزار کے قریب خرچ ہوا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ جب کہ ہم نے رہائش کے لئے مکانات بھی بنانے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ ۴۷۔۴۸ ہزار چندہ ہوتا۔ اس وقت تک ۱۸ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے۔ جو ایک افسوسناک امر ہے۔

حضور نے فرمایا حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جب جماعتوں اور افراد سے ان کی ماہوار آمد کا اندازہ منگوایا گیا تھا۔ تو اس وقت جو ادھورا اور ناقص اندازہ جماعت کی آمد کا لگایا گیا تھا وہ ۱۳ لاکھ تھا۔ یہ اندازہ کسی صورت میں بھی درست نہیں تھا۔ ہماری جماعت کی ماہوار آمد ان کم از کم ۲۵۔۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ لیکن ان تیرہ لاکھ کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اگر دس فی فیصدی کے حساب سے چندہ لگایا جائے۔ تو ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ جلسہ سالانہ کے لئے آنا چاہیئے تھا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جماعت میں کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں۔ جو پورا چندہ نہیں دے سکتے۔ اور اس کا صرف ۵ فیصدی شمار کیا جائے۔ تب بھی ۶۵ ہزار چندہ جلسہ سالانہ آنا چاہیئے تھا۔ اور اگر ۲½ فیصدی بھی شمار کیا جائے۔ تو ۳۲½ ہزار روپیہ آنا چاہیئے تھا۔ مگر آیا صرف ۱۸½ ہزار روپیہ ہے۔ جماعت کو یہ غفلت جلد سے جلد ادا کرنی چاہیئے۔ اور جلسہ سالانہ پر جو بالکل قریب آگیا ہے فوری طور پر انہیں اپنا چندہ بھجوانا چاہیئے۔ تاکہ ضروری اخراجات پورے کئے جا سکیں۔

(نظارت بیت المال)

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ۲ اپریل ۱۹۵۹ء سے موسم بہار کی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ اگر اس وقت تک ان کے بچے اپنے اس قومی ادارہ میں داخل نہیں ہوئے۔ تو وہ انہیں سکول کھلتے ہی داخلہ کے لئے پیش کر دیں۔ اپنے بچوں کو اپنے ہی سکول میں داخل کروانا آپ کا قومی اور جماعتی فرض ہے۔

— جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ —

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵۔۱۶۔۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ان شاء اللہ مرکز ربوہ میں منعقد ہو گا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

حضور ایدہ اللہ کا پیغام زمیندار بھائیوں کے نام

تین تین سیر فی کس گندم یا آٹا جلسہ سالانہ پر ضرور لیتے آئیں

"میں اپنے زمیندار بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو جلسہ پر آئے۔ یا وہ افراد جو جلسہ پر آئیں وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آئیں۔ ان تین سیر گیہوں یا آٹا میں ایک کھانا گندم یا آٹا لانے والے کا ہوگا۔ اور ایک ایسے آدمی کا کھانا ہوگا۔ جو غریب ہے یا شہری ہے۔ اور وہ اپنے ساتھ گندم یا آٹا نہیں لا سکتا یعنی ڈیڑھ سیر گندم یا آٹا فی کس کھانے کا اندازہ ہے۔ ان تین سیر میں ڈیڑھ سیر اس فرد کا ہوگا۔ اور ڈیڑھ سیر ایک اور شخص کا ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے دفتر میں اس کا مہمان لکھا جائے گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جلسہ پر لانے والے احباب سے گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ہمراہ تین تین سیر گندم یا آٹا لائیں۔ تاکہ سلسلہ کی طرف سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی جا سکے۔

نظارت بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں

—— حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تشریف آوری ——

پرسوں بروز جمعرات "ربوہ سے واپس لاہور تشریف لاتے ہوئے اساتذہ اور طلباء جماعت دہم کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چھ بجے شام کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں ان سے ملاقی ہوئے۔ اساتذہ کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ میٹرک کلاس جو آجکل امتحان دے رہی ہے۔ اس کے اور سکول کے متعلق کوائف دریافت فرمائے۔ اور طلباء پر نگاہ شفقت ڈالکر ان کے لئے حاضرین سمیت جو بہت بڑی تعداد میں احاطہ سکول میں جمع ہو چکے تھے دعا فرمائی۔ چنیوٹ کے احمدی تمام بچے مستورات اور مرد جنہیں ایک مدت کے بعد حضور کی زیارت نصیب ہوئی تھی۔ بہت ہی محظوظ ہوئے۔ (نامہ نگار)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے صاحبزادہ کی وفات

کشمیر سے جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے بڑے صاحبزادے مفتی محمد منظور صاحب آج سے سات ماہ قبل بچی مرگ (تحصیل ہندواڑہ ضلع بارہ مولہ) صرف چند گھنٹے بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ مرحوم اس علاقہ میں طب کا کام کرتے تھے۔

مرحوم نے اپنی یاد میں ایک لڑکا اور لڑکی چھوڑے ہیں۔ جو میاں راج محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بچی مرگ کے پاس ہیں۔ اس صدمہ میں ہمیں حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب کرام مفتی محمد منظور صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور جنازہ غائب ادا کریں۔ (خاکسار عبد الواحد)

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے لئے تحریک دعا

حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ان کی عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ مگر فالج کا اثر بدستور ہے۔ اور اس میں کمی کے آثار نہیں پائے جاتے۔ احباب حضرت خان صاحب کی صحت کاملہ کے لئے التزاماً دعا فرماتے رہیں۔

روزنامہ الفضل
۲۷ مارچ ۱۹۴۹ء

ابتلا کے دور میں کفایت شعاری کا معیار

آج سے کئی سال پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ جس میں دوسری اہم ترین باتوں اور ترقی کے لئے مفید ترین کاموں کے علاوہ ایک یہ پہلو بھی تھا۔ کہ مسلمانوں خاصکر احمدیوں کو سادہ زندگی بسر کرنے کے پروگرام پر عمل کرایا جائے۔ اگرچہ قومی ترقی کے لئے اس بات کی ہر وقت ضرورت ہے۔ کہ قوم کے افراد انفرادی اور اجتماعی اخراجات کے متعلق کفایت شعارانہ ذہنیت کی نشو ونما کریں۔ لیکن قومی اور انفرادی زندگی کے اتار چڑھاؤ میں افراد اور اقوام پر بعض ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ ان مواقع میں کفایت شعاری اور کم خرچ کرنے کی روح کو بیدار کرنا ازبس اہم ہو جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے جو ارادے لیکر کھڑی ہوئی ہے۔ وہ اتنے بلند ہیں۔ کہ جب تک اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان ارادوں کو پورا نہ کرے۔ کم از کم اس وقت تک جو زندگی ایک معمولی احمدی کو گزارنا چاہیئے۔ وہ انتہائی حد تک اور غیر معمولی طور پر نہائت سادہ اور کفایت شعارانہ ہونی چاہیئے۔ اس کے معنے یہ تو کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ کہ انسان اپنے نفس کے حقوق کو قطعاً نظر انداز کر دے کیونکہ اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا۔ اور تاکید کرتا ہے۔ کہ انسان کو اس لئے کہ اس کا وجود زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکے ان نعمتوں کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالےٰ نے عطا کی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض ضروریات جو نہائت اہم معلوم ہوتی ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو ثابت ہو سکتا ہے کہ یہ اہمیت محض خیالی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے بعض ضروریات خود پیدا کر لی ہوئی ہیں۔ اور خواہ مخواہ ان کو زندگی میں داخل کر لیا ہوا ہے۔ اور سمجھ بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کے بغیر ہماری گزر نہیں ہو سکتی۔ ان میں زیادہ تر وہ اشیاء شامل ہیں۔ جو معاشرہ کے اثر سے ہم نے اختیار کی ہوئی ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں جن کو ہم نے محض نمائش اور تعیش نفس کے باعث اہمیت دے رکھی ہے۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاشرے سے بالکل متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نمائش و تعیش نفس کو جائز حد تک اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ تمام حالات میں اگر ہماری آمدنی اجازت دے۔ تو اپنی پوزیشن کے مطابق ایسی اشیاء کا معتدل استعمال کس طرح ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ آخر ہم جنگل میں تنہا زندگی تو بسر نہیں کر رہے اور اگر ہم زیادہ آمدنی پیدا کرنے کے لئے زیادہ سخت محنت کرتے ہیں۔ اور اپنے نفس کو زیادہ مشقت میں ڈالتے ہیں۔ تو معاشرہ میں اپنی پوزیشن قائم رکھنے اور اپنی ذات کو آرام پہونچانے کے بھی حقدار ہیں۔ لیکن بسا اوقات ہم حد اعتدال سے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ اور فضول خرچوں اور مبذرین میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہم نے معاشرے کے بعض خیالی معیار بنا لئے ہوتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بعض ایسی عادتیں ڈال لی ہوتی ہیں۔ جو معمولی حالات میں بھی ناجائز ہونی چاہئیں۔

مثلاً اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک غریب آدمی ہے۔ اس کا کوئی امیر رشتہ دار یا دوست ملنے کے لئے آتا ہے۔ تو وہ اپنی توفیق سے قرض دام کر کے بھی اس کی اتنی خاطر تواضع کرنا چاہتا ہے۔ کہ جتنی اس امیر رشتہ دار یا دوست نے ایسے ہی موقعہ پر کبھی اسکی کی تھی۔ کسی عزیز یا دوست کی خاطر تواضع کرنا اچھا جذبہ ہے۔ لیکن اس کا معیار ہماری اپنی آمدنی ہونا چاہیئے۔ نہ کہ مہمان کی آمدنی۔ کوئی بھی سمجھدار مہمان پسند نہیں کریگا۔ کہ آپ دو چار روز کی دعوت میں اپنی پوری ماہوار آمدنی صرف کر دیں۔ اور باقی مہینہ تکلیف میں گزاریں یا مقروض ہو جائیں۔ اور اپنی تمام زندگی کو دوبھر بنا لیں۔

یہ تو معمولی زندگی کے معاملات ہیں۔ جب قوم ایک مصیبت اور ابتلا کے دور میں سے گزر رہی ہو۔ تو صحیح تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے نفس کے بعض جائز حقوق بھی چھوڑنے پڑتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو اتنا سادہ اور کم خرچ بنانا پڑتا ہے یا بنانا چاہیئے۔ کہ تمام تکلفات کو منہا کر دینا ہی صحیح وطیرہ خیال کیا جائے گا۔ ایسے زمانہ میں بھی نمائش اور تعیش کا تو خیال بھی پاس نہیں پھٹکنے دینا چاہیئے۔

قوموں پر ایسے مصیبت اور ابتلاء کے دور آتے ہی رہتے ہیں۔ اور قوموں کو اپنے طور و طریق پر نظر ثانی کرنی ہی پڑتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ آجکل تمام ملکوں میں ہر چیز کی راشن بندی ہے۔ دنیا کے حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ حکومتوں نے اپنے ملکوں میں جبری کفایت شعاری کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ جو قومیں تو زندہ ہیں۔ ان کے افراد تو بخوشی ان پابندیوں کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور مجبوریوں کے احساس سے اپنی ضروریات خود بخود کم کر لیتے ہیں۔ لیکن جو خوشی سے قبول نہیں کرتے۔ ان کو مجبوراً قبول کرنا پڑتا ہے۔ اور حکومتیں بالجبر ان سے پابندی کراتی ہیں۔ لیکن جو قومیں ایسے حالات میں خود بخود اپنے آپ پر پابندیاں عائد کر لیتی ہیں۔ وہی دراصل زندہ ترین قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ وہی قومیں آخر میں اپنے مقاصد میں بھی کامیابیاں حاصل کرتی ہیں۔ ایسی زندہ قومیں محض اس خیال سے اپنے آپ پر پابندیاں عائد نہیں کرتیں۔ کہ پیداوار تھوڑی ہے۔ اور حصہ رسدی لینا چاہیئے۔ بلکہ وہ نفس کشی اس لئے بھی اختیار کرتی ہیں۔ کہ ہمارے مال کی ہماری قوم کو اس وقت زیادہ ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنے ان مقاصد میں کامیاب ہو جو اسکے سامنے ہیں۔

ایک جماعت جس کو یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو دین اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور جس کا مقصد تبلیغ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہونچانا اور تمام دنیا میں اللہ تعالےٰ کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا جھنڈا نصب کرنا ہے۔ ایسی جماعت کے افراد کا تو فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے طریق زندگی پر نظر ثانی کریں۔ اور اس کا نیا پروگرام بنائیں۔ اور اپنے اخراجات کے نئے جائزے لیں۔ اور ہر اس خرچ کو منہا کر دیں جس کے بغیر بھی گزر اوقات ہو سکتی ہو۔ اور وہ روپیہ جو فضولیات میں خرچ ہوتا ہے قومی خزانہ میں جمع کریں۔ تاکہ ان مقاصد کی تکمیل باحسن طریق ہو سکے۔ جن مقاصد کو لے کر وہ جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ فرض کیجئے اس جماعت کا ایک مرد مثلاً پانچ روپیہ ماہوار سینما پر خرچ کرتا ہے یا ایک خاتون پانچ دس روپے محض تزئین پر صرف کرتی ہے۔ تو اگر وہ مرد یا خاتون واقعی اس جماعت کا ایک زندہ اور موثر رکن ہے۔ تو وہ فوراً اپنے اس خرچ کا رخ قومی خزانے کی طرف کر دے گا۔ کیونکہ وہ سمجھے گا کہ سینما یا تزئین کے سامان کے بغیر تو وہ اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن جن مقاصد کو وہ لے کر کھڑا ہوا ہے۔ ان کی تکمیل میں حصہ لینے کے بغیر وہ صحیح زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

خوشی کی بات ہے کہ عام مسلمان مردوں اور خواتین میں بھی کفایت شعاری کا یہ جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ کچھ خواتین نے لاہور کارپوریشن کے ایک اجلاس میں مردوں کو سگرٹ نوشی سے پرہیز کرنے کی دعوت دی اور جب مردوں نے ان کو کانچ کی چوڑیوں وغیرہ کے بارہ میں فضول خرچی کا طعنہ دیا۔ تو انہوں نے فوراً اپنی چوڑیاں توڑ پھوڑ دیں۔ اس واقعہ سے کم سے کم یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے لوگوں میں کفایت شعاری کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر یہ ہنڈیا کا ابال ثابت نہ ہوا۔ تو اس سے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایک خوشگوار انقلاب ہو جائے گا۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خداداد فراست سے آج سے بہت پہلے جماعت کو یہ مہم نہائت موثر طریقہ سے شروع کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔ اور یقیناً اسی کا اثر ہے۔ کہ جماعت کے بہت تھوڑے افراد ہیں۔ جو سینما وغیرہ فضولیات میں اپنا روپیہ اور وقت ضائع کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی ہم نے وہ معیار قائم نہیں کیا۔ جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ ہمیں چاہیئے کہ وہ معیار جلد از جلد قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جو ہمارے امام کے مدنظر ہے۔ ہمیں دوسروں کے غلط نمونہ سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو صحیح نمونہ پیش کرنے کی اپنی جگہ کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس میں اتنا امتیاز پیدا کرنا چاہیئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے بھی ہم سے سبق سیکھیں۔ اور اب سے بھی زیادہ اس بات کے معترف ہو جائیں۔ کہ اسلامی نقطۂ نظر سے ہر وجوہ جماعت احمدیہ حقیقی ایک معیاری جماعت ہے۔

مڈل کا امتحان ہو چکا ہے
طلباء مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں

چونکہ محکمہ تعلیم کے مڈل کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ طلباء جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس امتحان میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اب دینی تعلیم کی طرف راغب ہوں اور مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہوں۔

مدرسہ احمدیہ کا نصاب چار سال کا ہے اسکے بعد دو سال مولوی فاضل کے امتحان کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ اس عرصے میں آپ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دین کے تمام علوم سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

مسلمانوں کی زبوں حالی کی ایک جھلک

(از عبد الصادق صاحب ہوائے عالمگیر)

مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے آہ وہ قوم جسے کلام پاک میں خیر الامم کے معزز خطاب سے نوازا گیا ہے۔ آج پستی کے گڑھوں میں گری ہوئی ہے اور گرتی جا رہی ہے۔ اور سب سے زیادہ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ دلوں سے پستی کا احساس بھی مٹ چکا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں آپ لاہور جیسے شہر کی حالت ہی ملاحظہ فرمائیے جو علم و ادب کے لحاظ سے پاکستان میں نمونہ کا شہر ہے۔ بلکہ اسے پاکستان کا دل کہنا بے جا نہ ہوگا۔

یہاں کے ایک روزنامہ اخبار کی ۲۵ فروری ۱۹۴۹ء کی اشاعت کے صفحہ ۲ پر مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو صرف حضرت داتا گنج بخش علیہ رحمۃ کے مزار تک ہی محدود ہے۔ اس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ لکھا ہے:-

"کاہنوں، ناکاروں اور ملنگ گردوں کا فردوس داتا کا دربار" "جہاں مجاور سنچے داتا گنج بخش علیہ رحمۃ کے نام پر لاکھوں روپے سالانہ ہضم کر رہے ہیں۔ اللہ کی خوشنودی کے تاجر قبروں کو سجدہ کروا رہے ہیں سجدہ جو خدا کے سوا کسی کو روا نہیں"

"ولی اللہ کے مرکز کو کفر و الحاد کا مرکز بنا دیا گیا ہے"

"مسجد کے اندر اور مزار کے آس پاس ایک اور قسم کے فقیر بھی ہیں۔ جو بستر بچھا کر منہ سے دھوپ تاپتے ہیں۔ گانجا پیتے ہیں۔ اور آپ پر اور آپ کی دنیا کی بے ثباتی پر غور کرتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھار مسکرا بھی دیتے ہیں آپ سے پیسے نے کر دلائی کے نیچے اس اطمینان سے رکھتے ہیں۔ جیسے آپ نے خیرات نہیں دی ٹیکس ادا کیا ہے"

"ان کی بھی حدود معین ہیں۔ اور یہ انہیں حدود سے آگے نہیں جا سکتے۔ ان سے اگلا طبقہ ان بھکاریوں کا ہے۔ جو بازار میں نہیں بیٹھتے بلکہ بازار ان کے گھر آتا ہے اور یہ بازار اعتقاد کی منڈی ہے۔ اس بازار میں صرف ایک ہی جنس فروخت ہوتی ہے۔ یہ بازار چوبیس گھنٹے گرم رہتا ہے۔ اس بازار کے بھکاری اعلیٰ قسم کے بھکاری ہیں۔ یہاں سر عام گانجا پینے والوں کا گذر نہیں ہو سکتا۔ یہاں سے ان لوگوں کی سلطنت شروع ہوتی ہے جو داتا گنج بخش علیہ رحمت کی مٹی بیچ بیچ کر کھا رہے ہیں۔ یہاں سے مجاوروں کی سلطنت شروع ہوتی ہے"

"مقبرے کے سامنے ہی ایک چھوٹا سا حجرہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی چالیس روز تک اس حجرے میں رہے ان بزرگوں کے نام پر انسان کی آنکھیں عقیدت کے مارے جھک جاتی ہیں۔ اور بے اختیار اس کو دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ دروازے کی جگہ یہاں ایک چھوٹی سی کھڑکی ہے۔ جس پر قفل پڑا ہوا ہے اس کے اندر روپے کے سوا کچھ نہیں جا سکتا۔ کھڑکی میں قفل کے عین اوپر ایک زخم نما شگاف ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شگاف کھڑکی میں نہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی (علیہ رحمۃ) کی روح میں ہے"

"مزار کی پشت پر ایک چھوٹا سا حوض نما حوض ہے۔ جو میلے میلے پانی سے لبریز رہتا ہے لوگ اس پانی پر ٹوٹ کر گرتے ہیں اسے آنکھوں سے لگاتے ہیں اور نصیب ہو۔ تو چلو دو چلو پی بھی لیتے ہیں۔ مجاور کہتے ہیں کہ اس سے دوہ اسرار سرمدی کھلتے ہیں کہ چشم بینا ہو جاتی ہے" "(اس پانی پر انہوں نے پیسے ڈالنے کا کوئی صندوقچہ نہیں رکھا)"

"میں نے یہاں پر عجیب عجیب باتیں دیکھیں میں نے لوگوں کو مزار کا طواف کرتے دیکھا۔ میں نے لوگوں کو قبروں سے دعائیں مانگتے دیکھا —— دعائیں جو خدا کے سوا کوئی نہیں سن سکتا"

"میں نے لوگوں کو مزار کو سجدہ کرتے دیکھا —— سجدہ جو خدا کے سوا کسی کو روا نہیں"

"میں نے کفر و الحاد کی وہ وہ حرکتیں دیکھی ہیں کہ داتا گنج بخش زندہ ہوتے تو اپنے سچے مولا کے حضور پھوٹ پھوٹ کر روتے۔ اور صدیوں روتے رہتے"

سطور مندرجہ بالا کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی حالت زار کا آئینہ دار ہے نا معلوم ایسی حالت کے ہوتے ہوئے بھی کیوں آسمانی ہدایت کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ جبکہ یہ سنت اللہ رہی ہے۔ کہ راہ راست سے بھٹکی ہوئی قوموں کی راہنمائی کے لئے آسمانی ہدایت کا ظہور ہوتا ہے اور پھر کیا عقلی طور پر یہ ہماری روزمرہ کی زندگی کا واقعہ نہیں کہ اگر ہمارا کوئی مویشی بھی غلطی سے دوسرے کے گھر چلا جائے۔ تو ہم سب کام چھوڑ کر اس کو اپنے گھر لانے کا تردد کرتے ہیں۔ تو کیا ایسی ہی امید بلکہ اس سے بھی بہت بڑی امید ہم کو اپنے مالک حقیقی سے نہ ہونی چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کو اپنے آستانہ پر لانے کے سامان کرے۔ جو اس کے آستانہ سے بھٹک کر دوسرے آستانوں پر گرے ہوئے ہیں۔ یقیناً اس نے بھولی بھٹکی روحوں کو صراط مستقیم پر لانے کے لئے اپنی سنت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے تمام دنیا کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے سے بچا لیا۔ اللھم صلّ علی محمد وّ علی اٰل محمد و بارک و سلم۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں رہائش کے انتظامات

بعض جماعتیں اور احباب بذریعہ خطوط یہ دریافت فرما رہے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی رہائش اور قیام کا کیا انتظام ہوگا؟

اس سلسلے میں ایک نہایت ہی ضروری امر جو احباب کی توجہ کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مشیت الٰہی کے ماتحت اب ہمارے پاس قادیان کی سی سہولتیں نہیں۔ قادیان میں تمام مہمان نہایت آسانی کے ساتھ بورڈنگ میں۔ اور مختلف دوستوں کے مکانات میں قیام فرماتے تھے۔ جہاں پانی کا انتظام بھی ہوتا تھا اور محلہ وار کھانے کی تقسیم کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ مگر ہمارا نیا مرکز ابھی زیر تعمیر ہے۔ اور یہ جگہ ایسی ہے۔ جہاں گرمی سخت پڑتی ہے اور پانی کی نسبتاً قلت ہے۔ اسکے علاوہ ہمارے مرکزی دفاتر کا وہ حصہ جسے اللہ تعالےٰ نے اولاً اپنے نئے مرکز میں آنے کی سعادت بخشی ہے۔ تمام تر خیموں میں رہ رہا ہے اور ان خیموں میں دفتر کا ریکارڈ بھی ہے۔ اور کارکن بھی وہیں رہتے ہیں اسلئے جگہ نہایت محدود اور قلیل ہے۔ اس کے باوجود جلسہ کی ضروریات کے پیش نظر یہ انتظام کیا گیا ہے کہ مہمانوں کے قیام کے لئے ۵ دوچھپر ۱۱ بیرکیں یعنی بہت بڑے مستطیل کمرے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ یہ بیرکیں بہت جلد انشاء اللہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائینگی۔ ان کی وسعت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہر ایک کمرے یا بیرک میں ۲۷۵ مہمان آرام سے قیام فرما سکتے ہیں۔

مہمانوں کی یہ رہائش گاہ ریلوے لائن سے بالکل متصل اور سٹیشن کے بالکل قریب ہے۔ گاڑی سے اترتے ہی دوست اپنی اپنی جائے رہائش پر (جہاں جماعت وار نشان لگے ہوں گے) تشریف لے جائینگے اور وہیں قیام فرماویں گے ہر ایک کمرے کے عقب میں پانی کا سٹور ہوگا۔ جہاں گھڑے آبخورے اور لوٹے وغیرہ رکھے ہوں گے۔ اور معاون کارکنان رہنمائی کے لئے ہر وقت موجود ہوں گے۔ کچھ فاصلے پر بیوت الخلاء کا انتظام ہوگا یہ واضح ہو کہ یہ بیرکیں ریلوے لائن کے دونوں جانب بن رہی ہیں اور دونوں طرف انتظامات کی یہی صورت ہوگی۔

مستورات کا انتظام مستورات کے قیام کا انتظام بالکل علیحدہ ہوگا۔ مگر یہ ممکن نہیں ہوگا کہ ہر ایک فیملی علیحدہ طور پر ٹھہر سکے مستورات کی رہائش علیحدہ بلاک میں ہوگی۔ جس کے ارد گرد چار دیواری ہوگی۔ اور زنانہ جلسہ گاہ بھی اس چار دیواری کے بالکل متصل ہوگی۔ جہاں سے عورتیں آسانی کے ساتھ جلسہ گاہ میں جا سکتی ہیں۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے مردانہ جلسہ کی تقاریر زنانہ جلسہ گاہ میں پہنچائی جائیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

چنیوٹ اور احمد نگر میں رہائش چونکہ ربوہ میں یہ پہلا سالانہ جلسہ ہے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے مہمانوں کی کثرت سے آمد کی توقع ہے۔ مہمانوں کی کثرت کے پیش نظر یہ امر بھی متوقع ہے کہ بہت سے دوست چنیوٹ اور احمد نگر میں بھی قیام فرمائیں گے۔ لہذا ان ہر دو مقامات پر انتظام کیا جا رہا ہے کہ احمدی احباب اپنے مکانات کا ایک حصہ اپنے بھائیوں کے لئے وقف فرما دیں لیکن یہ امر کہ ایسی صورت میں معین طور پر کسقدر کمرے خالی کئے جا سکیں گے۔ فی الحال نہیں کہا جا سکتا۔ گو یہ یقینی ہے کہ کچھ کمرے ضرور خالی ہونگے۔ اور باہر سے آنے والے دوست ان میں ٹھہر سکیں گے۔ مگر یہ امر قابل نوٹ ہے کہ چنیوٹ یا احمد نگر میں لنگر کی کوئی علیحدہ شاخ نہیں ہوگی۔ تمام دوست دونوں وقت کا کھانا ربوہ سے ہی کھائینگے۔ ہاں جلسہ کے اوقات کو موسم کے مطابق اور مہمانوں کی سہولت کے مطابق ترتیب دیا جاوے گا۔ چنیوٹ ربوہ سے چھ میل ہے اور احمد نگر ڈیڑھ میل۔

غیر احمدی مہمان ہمیں افسوس ہے کہ غیر احمدی مہمانوں کے لئے رہائش کا علیحدہ انتظام مشکل ہوگا۔ تمام دوستوں کو ایک ہی نظام کے مطابق اپنے بھائیوں کے ساتھ ٹھہرنا ہوگا۔

(صدر ربوہ کمیٹی)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (المسیح الموعود)

سرزمینِ فرانس میں اسلام کی تبلیغ

لیکچر۔ پریس اور ریڈیو کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت

(از مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ مشن فرانس)

فرانس کی ضرب المثل عشرت پسندی اسے مادیت کی جس انتہا پہ لے جا چکی ہے وہاں اس کا حق پرستی کی طرف رجوع خاص اعجاز چاہتا ہے۔ ناچیز انسانی سعی اور تدبیر خود آپ اپنے پہ ہنسنے لگتی ہے لیکن نہیں۔ وہ اپنے خدا کی اعجازی نصرت سے کبھی مایوس نہیں ہوا کرتی۔

عشرت کے دلدادہ۔ روحانیت سے عاری۔ خدا کی ہستی کے منکر ملائکۃ اللہ کے وجود سے بھی انکاری ہوتے ہیں۔ لیکن مومن اس یقین سے بڑھتا چلا جاتا ہے کہ ان منکرین کے دلوں پر ایک دن ضرور ملائکہ کا نزول ہوگا جو ان ظلمت آشناؤں کو خدا کے نور سے آشنا کریں گے۔ اور کہ خدا کا وہ نور جو آج سے ۱۳ صدی قبل عرب کی سرزمین میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مقدس میں اپنی پر تابانی کے ساتھ چمکا۔ یعنی اسلام کہ جس کی نورانی کرنوں میں ایسی مکمل روحانیت رقصاں ہوئی کہ جس نے اپنے ماحول کی ہر وسعت کو بقعۂ نور بنا دیا تھا۔ وہ آج بھی ان ظلمتوں کو نور سے بدل دے گا۔ خدا کے ملائکہ ضرور اس کے دین کی نصرت کے لئے نازل ہوں گے اور مادیت کا ہر بت توڑ کر حقیقی اسلام کا مینار تعمیر کر دیں گے انشاء اللہ۔

چنانچہ اس ایمان و یقین کے ساتھ خدا کی نصرت چاہتے ہوئے اس ماہ کے دوران میں "ملائکۃ اللہ کا وجود" اور "حقیقی اسلام" پر دو لیکچر کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

وجودِ ملائکہ

یہ لیکچر اسی فلو سافیکل سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک پبلک ہال میں ہوا کہ جس کی فرمائش پر گذشتہ ماہ کے دوران میں "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر لیکچر کا موقع ملا تھا۔ ہستی باری تعالیٰ کے لیکچر کی بفضلہ تعالیٰ کامیابی کی وجہ سے اس دفعہ ہال بالکل بھرا ہوا تھا۔ مگر بعض سامعین کو سارا وقت کھڑے ہو کر لیکچر سننا پڑا۔

اس اجلاس میں اکثر مختلف فلسفیانہ نظریات کے قائل لوگ موجود تھے۔ یعنی ملائکۃ اللہ کے وجود کے انکاری۔ لیکن اسلامی نظریہ کا اس طریق پر ان کے سامنے پیش کرنا ان کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہوا۔ بعض عنوانات کے ماتحت مختلف مواقع پر ملائکہ کے نزول اور ظہور کی تائید میں سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض واقعات پیش کئے۔ آخر میں اسلام کے ہمیشہ زندہ ہونے کے ثبوت میں قرآن مجید کے اس وعدہ کا ذکر کیا کہ ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ملائکہ نازل فرماتا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود مبارک کو پیش کیا۔ اس زمانہ میں حضور کی بعثت جہاں اور خدائی وعدوں کو پورا کرتی ہے وہاں قرآنی وعدہ کے لئے زندہ ثبوت ہے۔

لیکچر کے بعد بعض سامعین نے سوالات کئے بعض نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے سوالات کئے۔ لیکچر کے مابعد اور دیگر مواقع پر بعض سامعین نے ملائکہ کے متعلق اسلامی نظریہ کی تعریف کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس لیکچر کے موقعہ پر پریس کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا جس نے اخبارات کے لئے رسائل اور سینما کے لئے خبر کی غرض سے متحرک تصاویر لیں اور اس طرح ایک وسیع حلقہ میں مشن کے قیام اور لیکچر کی اشاعت کی توفیق ہوئی۔

حقیقی اسلام

اس ماہ کے دوران میں دوسرا لیکچر "حقیقی اسلام" کے موضوع پر تھا اور یہ دراصل ایک سلسلہ تقاریر کا پہلا لیکچر تھا۔ اسلام کے متعلق ان ممالک میں چونکہ لوگوں کی رائے بہت ہی متعصبانہ ہے اس لئے اس لیکچر میں حقیقی اسلام کا ایک ڈھانچہ پیش کیا اور مجمل طور پر اسلام کے بعض محاسن پیش کئے۔

لیکچر کے آخر میں اس امر پر خاص زور دیا کہ نہ صرف اسلام مکمل تعلیم پیش کرتا ہے بلکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کے ثبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مبارکہ کا ذکر کیا۔

ہمارے مخالف کہا کرتے ہیں کہ ہم مغربی ممالک میں صرف اسلام ہی پیش کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کے بغیر پیش کیا جائے تو اہل مغرب جو محض روایات کی بجائے واقعات میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اسلام کو بھی دوسرے مذاہب کی طرح محض قصہ اور کہانی کا مذہب شمار کرنے لگیں۔ اس کے برخلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں اگر زندہ اسلام پیش کیا جائے تو باقی مذاہب کی نسبت یہ نمایاں فرق ان کے لئے یقیناً زیادہ توجہ اور دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ مغربی ممالک میں آج اسلام کی صحیح اور مؤثر اشاعت کا درحقیقت حربہ صرف اور صرف یہی ہے یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر۔

سلسلۂ تقاریر

ہستی باری تعالیٰ اور وجود ملائکہ کے بعض اور کامیاب لیکچروں کے ذریعہ تقریری حلقوں میں اس قدر تعارف حاصل ہونے کے بعد مناسب سمجھا کہ اپنے طور پر سلسلہ تقاریر شروع کیا جائے۔

اسلام اس وقت تک ان ممالک میں اس قدر مکروہ تعصب کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے کہ کیا تعصب انسان کو اس قدر ذلت و پستیٔ خیال میں لے جاتا ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ اچھے پڑھے لکھے طبقہ کے لوگ اسلام کے متعلق انتہائی گھناؤنے خیالات کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک اسلام نعوذ باللہ من ذالک صرف زن اور زر پرستوں کا مذہب ہے۔ جبر و تشدد اور جنگوں کا مذہب ہے کہ جس نے غیر مہذب لوگوں کو بادشاہتوں کی حرص اور مملکتوں کی وسعت کی آزکی ہی صرف تعلیم دی ہے۔۔۔۔۔!

ایسے غلط نظریات کی تمام تر ذمہ داری اہل کلیسیا کی متعصبانہ سعی پر ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے متعلق ایسی تحقیر کی وجہ اہل فرانس کے لئے بعض اسلامی ممالک کا ان کے ماتحت ہونا بھی ہے۔ چنانچہ اسلام کے دیگر تفصیلی محاسن کے پیش کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ ان لوگوں کی آنکھوں پر سے اس خطرناک تعصب اور غلط نظریات کی پٹی کو کھولا جائے۔ اسی امر کے پیش نظر اس سلسلہ تقاریر کی پہلی قسط میں صرف ایسے مضامین کو شامل کیا ہے کہ جن کے متعلق عموماً غلط خیالات رائج ہیں۔

اس سلسلہ تقاریر کا پروگرام حسب ذیل ترتیب سے آٹھ تقاریر پر مشتمل مرتب کیا ہے۔

(۱) حقیقی اسلام (۲) عیسائیت اور دیگر مذاہب (۳) اسلام میں عورت کی حیثیت (۴) اسلام اور تعدد ازدواج (۵) اسلام اور جنگیں (۶) اسلام اور غلامی (۷) اسلام اور صوفی ازم (۸) اسلام کے پانچ ارکان۔

ان تقاریر کا ساتواں موضوع "اسلام اور صوفی ازم" ہے۔ اس لئے کہ یہاں بعض لوگ ایسے رنگ میں تصوف کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ جو اسلام کی اصل تعلیم سے بہت مختلف ہے۔ لیکچروں میں اس خیال کے بعض لوگ بھی چونکہ آتے ہیں اس لئے اس موضوع کو بھی شامل کیا ہے۔ آخری موضوع کی غرض یہ ہے کہ متذکرہ موضوعات کے بیان کرنے کے بعد اثباتی رنگ میں اسلام کے تفصیلی محاسن کی طرف سامعین کو لایا جائے۔ اس کے علاوہ آخر میں اس لئے رکھا ہے کہ تا آئندہ سلسلہ تقاریر کے لئے بطور کڑی کے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

ان تقاریر کے لئے پیرس کا ایک معروف ہال کرایہ پر لیا ہے۔ ۵۰۰۰ کی تعداد میں یہ پروگرام طبع کروایا ہے جس میں سے ۷۵۰ پروگرام چندہ پتہ جات پر مختلف حلقوں میں بھجوائے۔ اس کے علاوہ مختلف مواقع پر دستی تقسیم کئے۔ پیرس کے بعض معروف کتب فروشوں کی دوکانوں پر تقسیم کے لئے رکھوائے۔ اس سلسلہ میں ایک پوسٹر شائع کرنے کا بھی ارادہ ہے تاکہ پیرس یونیورسٹی اور مختلف کالجوں میں لگوایا جائے انشاء اللہ۔

ریڈیو

گذشتہ نومبر میں پیرس میں پہلے پبلک جلسہ کے موقعہ پر بعض اصحاب کی وساطت سے کوشش کی تھی کہ جلسہ کا اعلان پیرس کے ریڈیو پر کسی طرح کروا سکوں۔ ریڈیو۔ اور پھر پیرس ریڈیو۔ اور اس سے بڑھ کر کسی اسلامی موضوع پر ایک اسلامی تبلیغی ادارے کی طرف سے ایسا اعلان بظاہر ایک تخیل ہی تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی تخیل کس قدر بھی بعید از امکان ہو خدا تعالیٰ اسی قدر توکل اور وثوق بھی عطا فرماتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ہر مشکل تر آسان تر نظر آنے لگتا ہے۔

چنانچہ اس کے لئے کوشش کی۔ یہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ فرانس میں پیرس پر یہود کا غلبہ و تصرف ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ ریڈیو پر بھی اسرائیلیوں کا تسلط ہے۔ بعض دوستوں نے کہا کہ یہ اسرائیلی کسی اسلامی جلسہ کا کہاں اعلان کرنے دیں گے۔ کوشش کی گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو کے ان اسرائیلی افسروں کو جلسہ کے اعلان پر رضامند کیا۔ اور انہوں نے جلسہ سے قبل دو بار اعلان کا وعدہ کیا۔

اب اس سلسلہ تقاریر کے لئے بھی ریڈیو پر اعلان کا خیال آیا۔ لیکن خوف تھا کہ وہ پہلی بار تھی اور صرف ایک مرتبہ کے لئے اب متواتر آٹھ مرتبہ کے لئے وہ غالباً رضامند نہ ہوں گے۔ کوشش بہرحال کی گئی اور خدا تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ چنانچہ افسران متعلقہ ہر تقریر کے لئے ایک بار اعلان کے لئے رضامند ہو گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ارادہ تھا کہ ہر تقریر کے موقعہ پر مختلف اخبارات میں بھی اعلان دیا کروں۔ مگر اس سے بہت خرچ کرنا پڑتا پہلے ہی ہال کے کرائے۔ پروگرام کی طباعت اور کثیر تعداد میں ڈاک بھجوانے پر عدم استطاعت کے باوجود کافی خرچ ہو چکا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ریڈیو پر اعلان کی صورت پیدا فرما دی۔ اس طرح نہ صرف ہر پندرہ روز میں ایک دفعہ تقاریر کا اعلان بھی ہو جاتا بلکہ اس یہودیت نواز عیسائی ریڈیو پر "اسلام" کی ایک رنگ میں تبلیغ کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔

پریس

اس ماہ کے دوران میں ایک دن رپورٹر ایک نامہ نگار گھر پر انٹرویو کے لئے آئے۔ مختلف امور کے متعلق ان سے اظہار رائے ہوتا رہا۔ (۱) آغا خان کے لڑکے پرنس علی خاں ان دنوں پیرس کی عدالت میں اپنی پہلی بیگم کے لئے طلاق حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ہولی وڈ کی ایک مطلقہ ایکٹریس سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ان دنوں اخبارات میں اس کا بہت چرچا ہو رہا تھا۔ اس سلسلہ میں مجھ سے اظہار رائے چاہا گیا۔ چنانچہ خاکسار نے ان سے یہ کہا کہ یہ کسی کا ذاتی معاملہ ہے۔ حیران ہوں کہ اخبارات اس معاملہ کو اس قدر اشاعت کیوں دے رہے ہیں۔ ہزاروں ایسے واقعات ہر روز دنیا میں ہوتے ہیں۔ پھر اس ایک ایسے واقعہ کو اہمیت کیوں دی جا رہی ہے۔ لیکن اگر اظہار رائے پر اصرار ہی ہے تو مجھے اسلامی تعلیم کی روشنی میں بھی کچھ کہنا ہوگا کہ اگر پرنس علی خاں اور ان کی بیگم کے درمیان وجوہ ایسی وجوہ پیدا ہو چکی ہیں کہ ان کا بحیثیت میاں بیوی آئندہ اکٹھے رہنا ممکن نہیں تو پھر اسلام انہیں علیحدگی کی اجازت دیتا ہے اور ان کا یہ فعل جائز ہوگا۔ لیکن اگر کسی اور سے محض شادی کی خواہش اس کا باعث ہو تو اول اسلام اس غرض سے ایسے اقدام کو جائز قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ یہ ایک رنگ کی ناانصافی اور ظلم

دوسرے اسلام بعض حالات میں تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس کی موجودگی میں پرنس علی خان کی یہ ایک رنگ کی کمزوری ہوگی۔ کہ مسلمان ہونے کے باوجود عیسائیت کی ایسی ناقص تعلیم اور عیسائی ممالک کے قانون کے سامنے جھک رہے ہیں۔ انہیں یا تو اسلامی قانون کے مطابق شادی کی صورت کرنی چاہیئے تھی۔ اور یا پھر اس محبت پر اسلام کو قربان کرنے کی بجائے ایک حقیقی مسلمان کے جذبہ کے ماتحت اس محبت کو اسلام پر انہیں قربان کرنا چاہیئے تھا۔ آخر میں پھر میں نے یہ کہہ دیا۔ کہ کیوں نہ ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ ان کا پہلی بیگم کو طلاق دینا حالات کی کسی مجبوری سے جائز ہے۔ تو اس صورت میں اخبارات یہ ایک ایسی انفرادی بات پر محض قیاسیات سے ایسے لے دے کیونکر مناسب ہو سکتی ہے۔

(۲) دوسرا سوال ان کا ہنگری کی کمیونسٹ حکومت کے ایک عیسائی سربراہ اور وہ کلیسا کے خلاف تعزیری کارروائی کے متعلق تھا کیونکہ یہ کارروائی ایک رنگ میں کمیونزم مذہب کے خلاف کارروائی سمجھا جا رہا تھا۔ اس لئے اس پر مجھ سے بھی اظہار رائے چاہا گیا۔ اس پر محتاط طریق پر یہی کہا۔ کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اس لئے اگر یہ کارروائی صرف مذہب کی وجہ سے ہے۔ اور کوئی اور سیاسی وجہ نہیں ہے۔ یعنی اگر وہ سیاسی طور پر مجرم نہیں۔ تو یہ کارروائی ہماری نظر میں مستحسن نہیں ہوگی۔

(۳) تیسرا سوال یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور ہمارے مشنوں کی مساعی کے متعلق تھا۔ اتفاق سے مجھے دو ماہ قبل خود اپنے بعض مشنوں پر جانے کا اتفاق ہوا تھا اس لئے اس سلسلے میں انٹرویو ایک رنگ میں کافی اہم ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اپنے تمام مشنوں کا تفصیلی ذکر کیا تبلیغی مساعی کے بعض مختلف طریق بیان کئے۔ اور ان کے نتائج پیش کئے۔ جرمنی میں بھی انہی دنوں ہمارا باقاعدہ مشن قائم ہوا تھا۔ اس سے انٹرویو کی اہمیت اور بڑھ گئی۔ اس سلسلے میں جرمن قوم کا اسلام کی طرف خاص رجوع اور دلچسپی کا ذکر بھی کیا۔ جو ان کے لئے خاص حیرانگی کا باعث ہوا۔ برادرم ہر کنزر کے وقف زندگی اور پاکستان بغرض تعلیم جانے کے ذکر پر انہوں نے بہت دلچسپی لی۔ گذشتہ چند ماہ میں وہاں جماعت کے قیام پر انہوں نے بہت تعجب کا اظہار کیا۔

غرضیکہ اس طرح انگلستان۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ سپین۔ اٹلی اور جرمنی میں تبلیغی مشنوں کی مساعی کے تفصیلی ذکر کا موقعہ ملا۔ یہ انٹرویو رائٹر کی عالمگیر سروس پر بھجوایا گیا۔

ایک دوسرے موقعہ پر رائٹرز کے نمائندے نے پھر انٹرویو کیا۔ اور روس میں اسلام کی تبلیغ کے امکانات پر اظہار رائے چاہا۔ ابتداءً مذہب کے متعلق روس حکومت کا جو رویہ عام طور پر معروف ہے۔ اس کا ذکر کیا۔ اور پھر روس و بخارا میں جماعت کی تبلیغی مساعی بیان کیں۔ کہ کس طرح ان ممالک میں ہمارے مبلغین کو شدید مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں روسی حکومت نے اپنے ملک سے نکلنے پر مجبور کیا۔ اس نامہ نگار کے لئے یہ بات انتہائی حیرانگی کا باعث تھی۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی طرف سے "دنیا کے ہر کنارہ تک" اور ہر ملک میں اسلام کی تبلیغ کی کوشش کی گئی ہے۔ حتی کہ روس ایسے ملک میں بھی۔ یہ سب توفیقات ہمارے صادق الوعد خدا ہی کی طرف سے ہیں!

اس ماہ کے دوران میں پیرس کے سب سے بڑے ہفتہ وار اخبار کا نمائندہ گھر پر ملنے کے لئے آیا۔ چار گھنٹے تک اس سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت۔ احمدیت اور سلسلہ کی تبلیغی مساعی پر مشتمل ایک تفصیلی مضمون لکھنے کا انہوں نے وعدہ کیا۔ انٹرویو کے علاوہ بعض مسائل پر تبلیغی گفتگو بھی ان سے کی گئی۔

متفرقات

اس ماہ کے دوران میں ایک کتاب کی تالیف کا کام شروع کیا گیا۔ اس سلسلہ میں بہت سے لٹریچر کا مطالعہ کیا گیا۔ "اسلام کا اقتصادی نظام" کے ترجمے کا کام جاری رہا۔ بعض زیر تبلیغ احباب کے گھروں پر جا کر تبلیغ کا موقعہ ملا۔ چار مرتبہ کھانے کی اور دو مرتبہ چائے کی دعوت پر مختلف دوستوں کے ہاں مدعو ہوا۔ بعض مواقع پر تین تین گھنٹے تک تبلیغی گفتگو کی توفیق حاصل ہوئی۔ مذکورہ سلسلہ تقریر کے لئے ۵۰ کے پروگرام بذریعہ ڈاک ارسال کرنے تھے۔ مضامین کی تیاری اور دیگر انتظامات کی شدید مصروفیت کی وجہ سے اکیلے یہ کام وقت پر ہونا مشکل تھا۔ چنانچہ بعض دوستوں نے کسی قدر ملفوف تیار کرنے میں امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور انہیں حق کے پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیت اور اسلام کے خدام کی ان ایسی ادنیٰ مساعی زیادہ سے زیادہ "ماعلینا الا البلاغ" کی کسی سعادت تک ہی ہو سکتی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ناچیز کوششوں کو اپنی نصرت سے نوازے۔ اور "ملائکہ" کو نازل فرمائے۔ کہ جو عشرت کے ان لحافوں میں سوئے ہوؤں کے سینوں میں "حقیقی اسلام" کی روح اس طرح بھر دیں کہ ان میں سے ہر ایک لامذہبیت کے اس خواب گراں سے یہ کہتے ہوئے جاگ اٹھے۔

"ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا"

اٰمین یا رب العالمین!

ربوہ میں شادی کی پہلی تقریب

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو مرزا عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک نظارت بیت المال ربوہ کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کی شادی مرزا سلطان بیگ صاحب ابن مرزا عمر بیگ صاحب آف قادیان سے ہوئی ہے۔ برات لاہور سے آئی۔ اور یہ ربوہ کی سرزمین میں شادی کی پہلی تقریب تھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

قابل توجہ موصی صاحبان

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم اگست ۱۹۴۸ء کی مختلف تاریخوں اور کوپن نمبروں کے ذریعہ داخل خزانہ صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوئی ہیں۔ التماس ہے۔ کہ موصی صاحبان اپنے اپنے وصیت نمبروں سے بذریعہ ڈاک جلد اطلاع فرما کر مشکور فرمائیں۔ تاکہ ان کی جمع شدہ رقوم کا اندراج انہیں کھاتہ جات میں کر دیا جائے۔ اور آئندہ خط و کتابت اور ادائیگی رقوم وصیت نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور مستورات نمبر وصیت کے ساتھ اپنا نام بھی دیا کریں۔ اگر کسی موصی کو اپنا وصیت نمبر یاد نہ ہو تو وہ اپنی سابقہ سکونت معہ ولدیت کے اور مستورات معہ زوجیت کے تحریر فرما دیں۔ اس طرح ان کے وصیت نمبر بآسانی تلاش کر کے ان کی رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات میں کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے جواب میں نمبر وغیرہ کی اطلاع دیتے وقت اپنا متعلقہ کوپن اور تاریخ بھی تحریر فرما دیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نام موصی معہ سکونت وغیرہ	کوپن نمبر معہ تاریخ	رقم
۱۔ اہلیہ صاحبہ شمس الدین صاحب پشاور	۱۱۴۵ / ۱۰.۸.۴۸	۸ر
۲۔ عبد الرحمن صاحب ڈیرہ غازی خان	۱۲۰۱ / ۱۰.۸.۴۸	۴ر
۳۔ عبد الرحمن " "	"	۳۰ـ
۴۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۲۳۰۱ / ۷.۸.۴۸	۱ـ۰ـ۰
۵۔ مبارک احمد صاحب جنرل ہیڈ کوارٹر	۱۴۸۵ / ۱۰.۸.۴۸	۱۰ـ
۶۔ صوبیدار محمد رشید صاحب	"	۵ـ۴ـ۰
۷۔ لیس نائک محمد صادق صاحب	"	۳ـ۰ـ۰
۸۔ عبد الحق صاحب چک لالہ	"	۳ـ۰ـ۰
۹۔ حوالدار کلرک نثار احمد صاحب	"	۶ـ۰ـ۰
۱۰۔ سکینہ بیگم صاحبہ بذریعہ سیکرٹری صاحب مال کیمبل پور	۱۲۲۵ / ۱۰.۸.۴۸	۹ر
۱۱۔ اعظم علی صاحب "	"	۹ر
۱۲۔ رشید احمد صاحب ٹرنک سائز سیالکوٹ	۱۴۹۳ / ۱۲.۸.۴۸	۶ـ۰ـ۰
۱۳۔ مولا بخش صاحب دیوانی والیہ	۱۵۲۲ / ۱۲.۸.۴۸	۹ـ۰ـ۰
۱۴۔ سلطان علی صاحب "	"	۱۰ـ۰ـ۰
۱۵۔ محمد عارف سلطان احمد صاحب	"	۱۵ـ۰ـ۰
۱۶۔ اللہ بخش صاحب پسرور	۱۵۳۴ / ۱۲.۸.۴۸	۱۱ـ۰ـ۰
۱۷۔ بشیر احمد صاحب سلیم	۱۵۳۸ / ۱۲.۸.۴۸	۲۰ـ۰ـ۰
۱۸۔ سید عبد الباری صاحب سکندر آباد	۱۵۴۲ / ۱۲.۸.۴۸	۵ـ۰ـ۰
۱۹۔ خاتون صاحبہ اہلیہ عبد الباری صاحب "	"	۱ـ۰ـ۰
۲۰۔ حکیم بیگم صاحبہ "	"	۲ـ۰ـ۰
۲۱۔ بشیر احمد صاحب کرشن نگر لاہور	۲۴۲۶ / ۱۵.۸.۴۸	۷ـ۰ـ۰
۲۲۔ عبد السلام صاحب ولد عثمان	۲۴۳۸ / ۱۳.۸.۴۸	۱۲ـ۸ـ۰
۲۳۔ یکے از بستی رندان ڈیرہ غازیخان	۱۷۴۸ / ۱۹.۸.۴۸	۹ـ۰ـ۰
۲۴۔ شیخ عبد الوحید صاحب انارکلی لاہور	۲۵۴۴ / ۲۱.۸.۴۸	۱۴ـ۴ـ۰
۲۵۔ واحد بخش صاحب بستی رندان ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۸۰۱ / ۲۰.۳.۴۸	[illegible]
۲۶۔ چوہدری عبد الحق صاحب محرر ناظر امور عامہ قادیان	۱۹۳۸ / ۲۹.۸.۴۸	۳ـ۱۴ـ۰
۲۷۔ سیٹھ محمد ابراہیم صاحب راولپنڈی	۱۹۸۶ / ۳۱.۸.۴۸	۵ـ۰ـ۰
۲۸۔ حصہ آمد بلا تفصیل	"	۲۲ـ۳ـ۰

گریجویٹ واقفین زندگی کی ضرورت

اس وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف اداروں میں ذمہ دار جگہوں پر کام کرنے کے لئے گریجویٹ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو خدمت سلسلہ کے اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ فوری طور پر تحریک جدید کے ماتحت اپنی زندگیاں وقف کریں۔ آخری انتخاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ نیز ایسے غیر منتخب شدہ واقفین جو قبل ازیں فارم معاہدہ وقف زندگی پر کر چکے ہوں۔ وہ اپنے موجودہ پتہ سے اور دیگر قابل ذکر امور سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید "ربوہ" ضلع جھنگ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ ایڈیٹر

نہر سویز کے معاہدے پر لندن میں اطمینان کا اظہار

کمپنی کے بورڈ میں مزید مصری ڈائریکٹر

لندن ۲۶ مارچ لندن میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ نہر سویز کمپنی اور حکومت مصر کے درمیان طویل گفت و شنید کے بعد قاہرہ میں ایک مصالحانہ سمجھوتہ ہو گیا ہے

ملک معظم کی حکومت اس سمجھوتے میں ایک فریق کی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ معاہدہ حکومت مصر اور نہر سویز کمپنی کے درمیان ہوا ہے اور اس کی تصدیق کمپنی کے حصہ داروں اور مصری پارلیمنٹ کی طرف سے ہوگی۔ بہر حال برطانیہ اس میں خاص دلچسپی لے رہا ہے۔ کیونکہ کمپنی کے بورڈ میں دس انگریز ڈائریکٹر ہیں۔ برطانیہ سب سے بڑا حصہ دار ہے۔ چوالیس فی صدی حصے اسی کے پاس ہیں اور تیسری وجہ یہ ہے کہ برطانیہ ہی سب سے زیادہ اس نہر کو استعمال کرتا ہے

بات چیت اسلئے ہوئی کہ حکومت مصر نے جولائی ۱۹۴۷ء کے مصری کمپنی لا کا نفاذ نہر سویز کمپنی پر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس قانون کا منشا یہ ہے کہ مصر میں جو کمپنی ہے۔ اس کے چالیس فی صدی ڈائریکٹر مصری ہوں۔

نہر سویز کمپنی کا دعوٰے یہ ہے۔ کہ اس قانون کو اس پر نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کمپنی کا بین الاقوامی قانون میں ایک خاص درجہ ہے۔ نہر سویز ۱۸۸۸ء کی بین الاقوامی کنونشن کے ماتحت ایک بین الاقوامی راستے کی حیثیت سے بنائی گئی تھی۔ اور حکومت مصر کے ساتھ چند معاہدات میں اس خاص پوزیشن کا ذکر موجود ہے۔

جس معاہدے پر حال ہی میں دستخط ہوئے ہیں۔ اس میں یہ ذکر نہیں کیا گیا۔ کہ مصری کمپنی لا ر سویز کمپنی پر حاوی ہوتا ہے۔ اب تک اس کمپنی کے بتیس ڈائریکٹروں میں سے صرف دو مصری تھے۔ اب ان کی تعداد بڑھا کر سات کر دی گئی ہے۔

حکومت مصر نے اس بات پر زور دیا کہ جو مصری جہاز ایک مصری بندرگاہ سے دوسری مصری بندرگاہ کو جانا چاہیئں۔ ان کو آزادانہ آمد و رفت کا حق دیا جائے۔ کمپنی نے محسوس کیا کہ وہ امتیازی قدم نہیں اٹھا سکتی لیکن اس نے یہ قبول کر لیا ہے کہ تین سو ٹن سے کم کے ساری قوموں کے جہازوں کو محاصل کی ادائیگی سے مستثنےٰ کر دیا جائے۔

منافع میں زیادہ حصہ

اس معاہدے کے ماتحت حکومت مصر کو کمپنی کے منافع کا ایک اضافہ شدہ حصہ ملے گا۔ اب سالانہ کل منافع کا سات فی صدی مصر کو ملا کریگا اور یہ ضمانت دی گئی ہے۔ کہ یہ رقم ساڑھے تین لاکھ مصری پاؤنڈ سے کسی صورت میں کم نہ ہوگی اسوقت مصر کو تین لاکھ پاؤنڈ سالانہ ملتے ہیں۔ سات فی صدی منافع سے جتنی رقم موصول ہوا کریگی اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ پچھلے سال کمپنی کے سات فی صدی منافع کی کل رقم آٹھ لاکھ پاؤنڈ بنتی تھی۔

معاہدے کی دوسری دفعات کے ماتحت کمپنی ٹیکنیکل اور انتظامیہ عملے میں زیادہ مصری بھرتی کیا کرے گی۔ نیز کمپنی بڑے پیمانے پر تعمیری کام کرے گی جن کے لئے پینتالیس لاکھ پاؤنڈ کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے کمپنی کے بورڈ کے صدر مسٹر چارلس رو کس نے سمجھوتے پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ "ایک طرف حکومت مصر کمپنی کی ایک امتیازی حصہ دار بن گئی ہے اور دوسری طرف کمپنی بھی اپنے انوکھے درجے سے فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

نیپال کے لئے ۱۲ ارب روپیہ کی مشین

نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ نیپال ملک کو صنعتی بنانے کی اسکیم کے سلسلہ میں آئندہ ۵ برسوں کے دوران میں ۱۲ ارب روپیہ کی مشین خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے

مشین مجوزہ ہائیڈرو الیکٹرک اسکیم اور کان کنی میں استعمال کی جائے گی۔

(اسٹار)

سیالکوٹ ڈرینج سکیم پارٹ نمبر ۱

ایکسٹرا امپرول سرفس ڈرینز اور سٹر کوں کی فرش سگ رینگ چیمبرز وغیرہ

کنٹریکٹ نمبر ۴

۱۔ مندرہ بالا کام کے لئے سر بمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ ۲ اپریل ۱۹۴۹ء کو دوپہر کے تین بجے تک ہمارے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ سیالکوٹ کے اندرونی اور گرد و نواح کے علاقہ میں مندرجہ بالا کام کی لاگت تقریباً ۶۳۰۰۰ روپیہ ہوگی اور اسکے ارنسٹ مبلغات ۱۳۰۰/- روپیہ ہوں گے۔

۲۔ ٹینڈر نوٹس ٹھیکہ کی اسکیم اور شیڈول ریٹ دفتر میں یوم تعطیل کے سوائے ہر روز صبح دس بجے سے شام کے پانچ بجے تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ ہر ٹینڈر چھپے ہوئے فارم پر آنا چاہیئے۔ یہ فارم آٹھ آنے کی رسیدی ٹکٹ دے کر ایگزیکٹو انجینئر نمبر ۱ لاہور پبلک ہیلتھ ڈویژن نمبر ۲ لیک روڈ لاہور کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ ان فارموں کے ساتھ مغربی پنجاب کی حکومت کے خزانہ میں ۱۳۰۰/- روپیہ کی رقم کی مصدقہ رسید شامل ہونی چاہیئے۔ یہ رسید ارنسٹ مبلغات کے لئے ہوگی۔

۳۔ ۱۳۰۰/- روپیہ کی رقم کے علاوہ مبلغ ۹۰۰/- روپیہ کی مزید رقم حکومت کے خزانہ میں اس وقت جمع کرانی ہوگی۔ جبکہ مندرجہ بالا کام کا ٹینڈر منظور کیا جاوے گا۔ رقم پینل ریٹ سامان کے لئے ہوگی۔ جو کہ کنٹریکٹ کی شرائط کے مطابق واپس کی جا سکے گی۔ کوئی ٹینڈر یا تمام صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ سرکل ویسٹ پنجاب بہادر بلا کسی وجہ بتانے کے منسوخ کر سکتے ہیں اور کم یا زیادہ ریٹ پر ٹینڈر منظور کرنے کا اختیار صرف ان کو حاصل ہوگا۔

۴۔ متذکرہ بالا رقوم گورنمنٹ کے خزانہ میں "ڈیپوزٹ" کے نام جمع کرانی چاہئیں اور صاحب ایگزیکٹو انجینئر نمبر ۱ پبلک ہیلتھ ڈویژن لاہور کے حساب میں جمع ہونی چاہئیں۔

محمد خلیل ایگزیکٹو انجینئر نمبر ۱
پبلک ہیلتھ ڈویژن نمبر ۲ لیک روڈ
لاہور

رفتارِ عالم

ہفتہ بھر کے اہم واقعات پر ایک نظر

خورشید احمد

پاکستان

ادارہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے پاکستان اور ہندوستان کی منظوری سے ایڈمرل چیسٹر نمٹز کو کشمیر میں رائے شماری کا ناظم اعلےٰ مقرر کر دیا ہے۔

چیسٹر نمٹز کی عمر ۶۵ سال ہے۔ آپ بحرالکاہل میں اتحادی اقوام کی طرف سے کمانڈر انچیف کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آجکل سان فرانسسکو میں مقیم ہیں۔ امید ہے کہ اگلے مہینے کے آخر تک آپ برعظیم ہند و پاکستان پہنچ جائیں گے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے ایک بیان میں اس تقرر پر اظہار اطمینان کیا ہے اور کہا ہے کہ ایڈمرل نمٹز کا گذشتہ ریکارڈ اور ان کی خصوصیات اس بات کی ضمانت ہیں کہ وہ کشمیر کی رائے شماری کے انتظام کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے بے حد موزوں آدمی ہیں۔ وزیر خارجہ نے انہیں پاکستان کی طرف سے پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

(۲) سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو چونکہ تحقیقاتی عدالت نے بدانتظامی اور بے راہروی کا مجرم قرار دیا ہے۔ اس لئے گورنر جنرل پاکستان نے آئندہ تین سال کے لئے آپ کو ہر نوعیت کے پبلک عہدے اور آمدنی حاصل کرنے والی اسامی کا نااہل قرار دیا ہے۔ آپ صوبائی یا مرکزی مجلس قانون ساز یا کسی اور ادارے کے انتخابات کے لئے بھی کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔

تحقیقاتی عدالت نے رشوت ستانی اور بددیانتی کے الزامات سے آپ کو بری قرار دیا ہے۔

(۳) حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے صدر کشمیر مسلم کانفرنس کے مشورے سے نئی کابینہ مرتب کر لی ہے جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے (۱) لفٹنٹ کرنل احمد علی شاہ (۲) میر واعظ محمد یوسف شاہ (۳) کیپٹن نصیر الدین (۴) خواجہ ثناء اللہ شمیم۔

وزراء میں محکموں کی تقسیم ان کے حلف وفاداری اٹھانے کی رسم ادا کرنے کے بعد عمل میں آئے گی۔

(۴) حکومت پاکستان نے کابل ریڈیو کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ پاکستان کے طیاروں نے وزیرستان میں اندھا دھند بمباری کی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ میراں شاہ اور بنوں کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل کو کاٹنے کے لئے پانچ سو قبائلیوں کا ایک گروہ جمع ہو گیا تھا۔ پرامن طور پر اسے منتشر کرنے کی پوری کوشش کی گئی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر مجبوراً انہیں منتشر کرنے کے لئے ہوائی مدد لینی پڑی۔ لشکر نے طیاروں پر سخت آتشباری کی جس کے جواب میں طیاروں نے بھی بمباری کی۔ لیکن بمباری کسی گاؤں یا آبادی پر نہیں کی گئی اور نہ اس سے کوئی عورت یا بچہ ہلاک ہوا۔

کابل ریڈیو اور اخبارات نے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کی جو مہم شروع کر رکھی ہے حکومت پاکستان نے اس کے خلاف افغان گورنمنٹ سے سخت احتجاج کیا ہے۔

ہندوستان

(۱) ہولی کے تہوار کے موقع پر دہلی۔ الہ آباد۔ کلکتہ۔ جبل پور۔ گورکھپور۔ بہار۔ یو۔پی اور دیگر متعدد مقامات پر ہندو مسلم فسادات ہو گئے۔ جن میں متعدد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ گورکھپور میں ہندوؤں اور سکھوں میں بھی تصادم ہو گیا جس میں لاٹھیوں اور کرپانوں کا آزادانہ استعمال ہوا۔

(۲) ہندوستان کی پارلیمنٹ میں سرحد کی سازش قتل کا ذکر ہوا۔ پنڈت نہرو نے اس بات کی تردید کی کہ اس میں حکومت ہند کا بھی ہاتھ تھا۔ لیکن آپ نے سرخ پوشوں کی سرگرمیوں کو سراہا اور اس امر کی شکایت کی کہ ان پر ناواجب سختی کی جاتی ہے۔

(۳) مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی نے مشرقی پنجاب کے گورنر مسٹر چندو لال ترویدی اور دو وزیروں کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ لیکن بروقت سازش کا علم ہو جانے کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ پولیس اس سلسلے میں تحقیقات کر رہی ہے کہ سازش میں کس کس کا ہاتھ تھا۔

دنیائے عرب

(۱) عرب حکومتیں ایک ایک کر کے اسرائیلی حکومت سے سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس ہفتے لبنان اور اسرائیل میں بھی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ سمجھوتہ کے مطابق تین میل چوڑے غیر فوجی علاقہ میں دونوں ملک صرف ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار فوج رکھیں گے۔ جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے گا اور اسرائیلی فوجیں چودہ لبنانی گاؤں سے نکل جائیں گی۔

(۲) شرق اردن کی حکومت نے برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ معاہدہ کے مطابق شرق اردن کی مغربی سرحد کی حفاظت کے لئے فوجی کمک روانہ کرے۔

برطانیہ اس درخواست پر نہایت احتیاط کے ساتھ غور کر رہا ہے کیونکہ ایک طرف تو وہ شرق اردن سے طے شدہ معاہدہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ مگر دوسری طرف وہ یہودیوں سے متصادم ہونا بھی نہیں چاہتا۔ لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ جب تک یہودیوں کی طرف سے شرق اردن پر حملہ کرنے کا قطعی ثبوت نہ مل جائے برطانیہ اس درخواست کو منظور نہیں کریگا۔

یورپ

(۱) اپریل کے آخر میں لنڈن میں دولت مشترکہ کی م[...]

میرے کان جاگیرداروں کی بجائے غریبوں کی آہ جلدی سنتے ہیں

ہم کب تک شریعت کا نام لیکر اسلامی اصلاح کے راستے مسدود کرتے چلے جائیں گے

آج انجمن حمایت اسلام کے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے اپنی صدارتی تقریر میں صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے کہا۔ سرحد کی وزارت صوبے کے عوام کو بہتر بنانے ان کی معاشی حالت کو بہتر کرنے اور کاشتکاروں کو فارغ البال بنانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ ہم نے اس سال جو قدم اٹھائے ہیں وہ صوبے کی تاریخ میں نہایت ہی اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر افسوس میرے چند جاگیردار ساتھی جو کل تک پاکستان کے لئے سردھڑ کی بازی بھی لگا رہے تھے صرف اس لئے کہ ان کی جاگیرداری پر زد پڑتی ہے نہ صرف مجھ سے۔ میری پارٹی سے بلکہ مسلم لیگ سے بھی علیحدہ ہو گئے ہیں۔ لیکن صوبہ سرحد کے عوام انقلاب پسند ہیں ان کی پسماندہ حالت انقلابی تبدیلیوں کی متقاضی ہیں۔ لہٰذا اگر میں نہ بھی رہوں جو ایسے ایسے ہی تغیرات کرتی رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ میرے کان جاگیرداروں کی واہ کی بجائے غریبوں کی آہ جلدی سنتے ہیں۔

کیا شریعت یہ چاہتی ہے کہ غریبوں کے دکھوں کا مداوا نہ کیا جائے۔ کیا شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک طبقے پر جو سالہا سال سے ظلم ہو رہے ہیں وہ ہوتے چلے جائیں۔ آخر ہم کب تک شریعت کا نام لے لے کر اسلامی اصلاح کے راستوں کو مسدود کرتے چلے جائیں گے۔

آپ نے کہا میرا صوبہ تعلیمی۔ تمدنی اور ثقافتی لحاظ سے بلاشبہ پیچھے تھا۔ لہٰذا ہم نے اس کی اصلاح کے لئے ہر قسم کی منصوبہ بندی شروع کر دی ہے۔ صوبے بھر کے تمام وقف جن کی آمدنی واقفین ناجائز ذرائع پر خرچ کر رہے تھے اب حکومت نے ان کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور چونکہ ہمارے عوام خود کچھ کرنے کی بجائے حکومت ہی سے سب کچھ کروانے کے عادی ہیں۔ لہٰذا ہم نے تمام علمی درسگاہیں کالج سکول حکومت کے حوالہ کر دئیے ہیں۔ سائیکل۔ تانگہ محصول الفضہ مختلف قسم کے ٹیکس لگا لگا کر ہر ذرائع سے کچھ ایسی رقم جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو صوبے کی غرباء کی فلاح پر کام آ سکے۔ صوبے بھر کی تمام علمی درسگاہوں میں مذہبی تعلیم لازمی اور ہائی سکول کی آخری دو جماعتوں میں فوجی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ تاکہ خدانخواستہ جب بھی کبھی ملک پر کوئی آفت آئے قوم کے یہ نونہال قلم چھوڑ کر تلوار سنبھال سکیں۔

آپ نے کہا مجھ سے کٹ جانے والے ساتھی مجھے کمیونسٹ۔ غیر اسلامی اور بہت کچھ بتاتے ہیں اور پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ میں یہ سب کچھ ان سے ذاتی مخاصمت کی بناء پر کر رہا ہوں اور اب تک جو بھی پابندیاں اور قیود عاید کی ہیں ان کو بھی میری ذاتی دشمنی ہی قرار دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ میری ان سے دشمنی کے کیا معنے۔ وہ میری مملکت کے دشمن تھے وہ پاکستان کے دشمن تھے اور ہم ان آستینوں کے سانپوں کو پنپنے کی اجازت نہ دے سکتے تھے اور ہماری اسی کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سرحد کے ڈانڈے ہندوستان سے ملا دینے کے خواہشمند تھے اب ان کا کہیں نام و نشان نہیں ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

جنرل گریسی کا کرنل بورڈ کو پیغام

مبارک باد

لاہور ۲۶ مارچ۔ جنرل سر ڈگلس گریسی کمانڈر انچیف پاکستان آرمی نے راولپنڈی سے آنے کے فوراً بعد گذشتہ جمعرات کی صبح کو پی۔اے۔ایم۔سی سکول سنٹر اینڈ ریکارڈز اور پی۔اے۔ایم۔سی ورکشاپ کا معائنہ فرمایا۔ اور موصوف چار گھنٹے تک نہایت مصروف رہے۔

اس سنٹر کی بوائز کمپنی کا معائنہ کرنے کے بعد موصوف کو میجر بوائے محمد یعقوب نے مندرجہ ذیل چیزیں دکھائیں۔

(۱) بچوں کو ابتدائی تعلیم لیتے ہوئے۔

(۲) بچوں کی تفریح کا کمرہ۔

(۳) بچوں کے کھانے کا کمرہ۔

جنرل گریسی نے کمانڈنٹ پی۔اے۔ایم۔سی سنٹر کے کرنل بورڈ صاحب کو اس بات کی مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے اپنے پچھلے معائنہ کے مقابلے میں اس مرتبہ نمایاں ترقی دکھی۔ جنرل گریسی نے اسی دن دوپہر کے بعد ٹرائی انگولر کھیلوں کا افتتاح کیا جس میں ریلوے پنجاب یونیورسٹی اور دسویں ڈیژن نے حصہ لیا۔ اس کے بعد جنرل موصوف نے انعامات تقسیم کئے۔

کقل کے علاقہ میں جنرل گریسی کا دورہ

راولپنڈی ۲۵ مارچ۔ کقل کے علاقہ کی نو آبادی کے فوجی حلقوں کا پانچ روز کا دورہ ختم کرنے کے بعد پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی آج راولپنڈی واپس آ گئے ہیں۔ کمانڈر انچیف کے اس دورے کا مقصد آباد ہونے والوں کی حالت کو اپنی آنکھ سے دیکھنا اور ان کی مشکلات کا اندازہ کرنا تھا۔

[...]م دوسری کانفرنس کرنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اکثر ملکوں کی نمائندگی وزرائے اعظم کریں گے۔ کانفرنس میں زیر بحث خاص موضوع جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ہوگا۔ اسمیں بحر ہند اور بحرالکاہل کے مجوزہ معاہدہ پر بھی غور و خوض کیا جائیگا۔